سورة الرعد

ایک جائزہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۱
اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ
لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝۲ وَ هُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ
فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا ؕ وَ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ فِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ زَرْعٌ وَّ نَخِیْلٌ صِنْوَانٌ وَّ غَیْرُ
صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝۴
وَ اِنْ تَعْجَبْ فَعَجَبٌ قَوْلُهُمْ ءَاِذَا كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ۬ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ ۚ وَ
اُولٰٓىِٕكَ الْاَغْلٰلُ فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵

سُوْرَةُ الرَّعْد

اس سورت کے جائزے میں :

- سورت کا تعارف (سورت کے بارے میں معلومات ...)
- سورت کا ربط
- سورت کا مرکزی مضمون
- سورت کے مضامین
- سورت کے مضامین کا بصری خاکہ
- سورت کے مباحث کا سرسری جائزہ

سُوْرَةُ الرَّعْد

- نام - سُوْرَةُ الرَّعْدِ ، الرعد کے معنی بادل کی گرج (Thunder)- آیت نمبر ۱۳ میں یہ لفظ آیا ہے، اس نام کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سورۃ میں بادل کی گرج کے مسئلے سے بحث کی گئ ہے، بلکہ یہ صرف علامت کے طور پر یہ ظاہر کرتا ہے قرآنِ کریم کی دوسری سورتوں کی طرح
- سورت کا حجم : یہ سورۃ 43 آیات اور 6 رکوع پر مشتمل ہے
- زمانۂ نزول – اس کے مکی یا مدنی ہونے میں اگرچہ اختلاف پایا جاتا ہے لیکن باقی مکی سورتوں کی طرح اس سورت میں بھی بیشتر توحید، رسالت اور معاد پر گفتگو کی گئ ہے جو مکی دور کی سورتوں کی نمایاں خصوصیات ہیں
- رکوع ۴ اور رکوع ۶ کے مضامین شہادت دیتے ہیں کہ یہ سورۃ بھی اسی دور کی ہے جس میں سورۃ یونس، ہود، اور اعراف نازل ہوئی ہیں، یعنی زمانہ قیام مکہ کا آخری دور۔
- سورت کا مرکزی مضمون: جو کچھ محمد ﷺ پیش کر رہے ہیں وہی حق ہے، مگر یہ لوگوں کی غلطی ہے کہ وہ اسے مان نہیں کر نہیں دے رہے۔ اس حوالے سے بار بار مختلف طریقوں سے توحید، معاد اور رسالت کی حقانیت ثابت کی گئ ہے، ان پر ایمان لانے کے اخلاقی و روحانی فوائد سمجھائے گئے ہیں، ان کو نہ ماننے کے نقصانات بتائے گئے ہیں، اور یہ ذہن نشین کیا گیا ہے کہ کفر سراسر ایک حماقت اور جہالت ہے۔ - اس اس دعوت کو تسلیم کرنے والے اور اس کا انکار کرنے والے دو مختلف کردار ہیں ان کا انجام بھی مختلف ہو گا

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

- یہ سورت " اَلتَذْکِیْر بِآلاَءِ اللّٰہ" پر مشتمل ہے (یعنی کائنات اور انفس میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کی نشانیوں کے ذریعے سے یاددہانی)۔اس میں گزشتہ اقوام کا تذکرہ کسی رسول یا قوم کا نام لیے بغیر بالکل سرسری انداز میں آیا ہے۔
- اپنے مخصوص الفاظ، قافیے، فواصل، اختصار و ایجاز اور آفاق و انفس کے محکم دلائل کے لحاظ سے ایک منفرد اور بلاغت، جامعیت اور اسلوب کے لحاظ سے پُرتاثیر سورت ہے
- اس سورت میں توحید کو عقل و فطرت کے دلائل سے واضح کیا گیا ہے، لیکن نرے منطقی استدلال سے کام نہیں لیا گیا ہے بلکہ ایک ایک دلیل اور ایک ایک شہادت کو پیش کرنے کے بعد ٹھہر کر طرح طرح سے تخویف،ترہیت، ترغیب، اور مشفقانہ تلقین کی گئی ہے تاکہ نادان لوگ اپنی گمراہانہ ہٹ دھرمی سے باز آجائیں
- اس کے ساتھ اہل ایمان کو بھی جو کئی برس کی طویل اور سخت جدوجہد کی وجہ سے تھکے جارہے تھے اور بے چینی کے ساتھ غیبی امداد کے منتظر تھے، تسلی دی گئی ہے
- توحید کے دلائل میں زمین، سورج، چاند، ستارے، دن رات، پہاڑ، سمندر، زمین، اُبلتے چشمے، برف پوش چوٹیاں، رنگین وادیاں، لہلہاتے کھیت، باغات، اشجار و اثمار۔ پھر زندگی اور موت سے استدلال کیا گیا ہے
- کائنات کی ہر چیز، اپنی تخلیق اور وجود سے اللہ کی توحید کی شہادت دے رہی ہے، اس ایک خالق اور مالک کے سوا کسی دوسرے کو پکارنا سراب کو پانی سمجھ کر اس کے پیچھے بھاگنا ہے۔

سُوْرَةُ الرَّعْد کا ربط

سابقہ سورت سے ربط : گزشتہ سورۃ کے آخر میں صدقت قرآن کا ذکر تھا،اس سورت کی ابتداء میں بھی صداقت قرآن کا ذکر

- سورہ یوسف میں نقلی دلائل بیان ہوئے ہیں (وہ منقول دلائل جو سابقہ امتوں کی شریعتوں،کتابوں،کتاب و سنت، صحابہ کے اقوال،تاریخ اور اجماع و غیرہ سے ثابت ہوتے ہیں)
- سُوْرَةُ الرَّعْد میں عقلی دلائل بیان ہوئے ہیں (وہ دلائل جو جو غور و فکر،رائے اور اجتہاد سے ثابت ہوتے ہیں)
- دونوں سورتوں میں بنیادی عقائد کے اثبات کے ساتھ ساتھ ان کرداروں کو نمایاں کیا گیا ہے جو ان عقائد کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں

- اگلی سورت (سورۃ ابراہیم) سے ربط : سورۃ الرعد کا سورۃ ابراہیم کے ساتھ جوڑے کا تعلق ہے۔ طوالت میں دونوں سورتیں تقریباً برابر ہیں،دونوں کے مضامین میں بھی مشابہت ہے،دونوں تقریباً ایک ہی زمانے میں نازل ہوئیں
- سُوْرَةُ الرَّعْد میں جس چیز کے لیے قریش کو تنبیہ و تہدید کی گئی ہے،سورۃ ابراہیم میں اسی کے حوالے سے نبی ﷺ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ مطمئن رہیں،یہ قرآن بجائے خود ایک واضح حجت ہے،یہ نہیں مانتے تو انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیں،وہ وقت اب جلد آنے والا ہے،جب یہ آرزوئیں کریں گے کہ اے کاش،ہم نے یہ رویہ اختیار نہ کیا ہوتا۔

سُورَةُ الرَّعْد (مكية)

الٓمٓرٰ ۚ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ ۗ وَالَّذِي أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ○

آیات 1 تا 18

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر آفاقی دلائل: اللہ کے خالق ہونے، اس کی ربوبیت، مدبر ہونے، اس کے تصرف. قدرت کے دلائل کائنات میں ہر طرف پھیلے ہیں

آیات 19 تا 29

قرآن کی دعوت کو قبول کرنے والے (اہل توحید) کے اوصاف اور ان کا اخروی انجام - اس کا انکار کرنے والے (اہل شرک) کے لیے عذاب، لعنت اور پھٹکار

آیات 30 تا 43

ایمان بالرسالت: رسول اور منصبِ رسالت پر اعتراضات کے جواب - شدید مخالفت، سازشوں اور انکار و تکذیب کے ماحول میں نبی اکرم ﷺ کو دعوت و تبلیغ جاری رکھنے کا حکم

مرکزی مضمون- رسالت کی دعوت کے ساتھ توحید اور آخرت کی دعوت- اللہ کی وحدانیت، اسکی عظمت و کبریائی اور قدرت کاملہ پر دلائل- اس اس دعوت کو تسلیم کرنے والے اور اس کا انکار کرنے والے دو مختلف کردار ہیں ان کا انجام بھی مختلف ہو گا

سورت کے مضامین- اسلامی عقیدۂ توحید اور اس کے متعلقہ مسائل: حاکمیت میں توحید، بادشاہت میں توحید، دین اور شریعت میں توحید، دنیا و آخرت میں توحید رسالت اور آخرت کے مضامین بھی- ان عقائد کے روحانی و اخلاقی قواعد کا ذکر دلنشین انداز میں، کفر و شرک سراسر حماقت و جہالت ہے، ہر قوم کا ایک ہادی ہوتا ہے

دین کے اصلاحی و عملی پروگرام (General Good) کی دعوت (ایفائے عہد، صلہ رحمی، صبر و استقامت، انفاق اور ترک انتقام کی دعوت)، قوموں کے عروج زوال کا بنیادی اصول- جو قومیں اپنا احتساب کرتی ہیں، برائیاں چھوڑ کر اچھائیوں کی راہ اپناتی ہیں وہی کامیاب ہوتی ہیں، نفع بخش چیزوں کو دنیا میں بقا و استحکام ملتا ہے

کفار کے اعتراضات کے جواب (رسول کی ذمہ داری پیغام پہنچانا ہے، معجزات دکھانا رسولوں کے اختیار میں نہیں، اللہ کے اختیار میں ہے) مسلسل جدوجہد کرنے والے مسلمانوں کے لیے غیبی امداد کی تسلی، آپ ﷺ کو ہر حال میں پیغام دیئے جانے اور توحید پر قائم رہنے کی ہدایت

مطالعہ سورۃ ھود

- 43 آیات
- 6 رکوع
- 6 قرآن کلاسز
- 4 موضوعات پر ضمیمے (سورت کا تعارف، حروفِ مقطعات، علم نافع اور دنیا میں اس کا ٹھہراؤ، قرآن اور جدلیاتی مادیت (dialectical materialism) کا نظریہ)
- کل فعل (verbs) ~ 182

XII	X	IX	VIII	VII	VI	V	IV	III	II	I
افعیلال	استفعال	افعلال	افتعال	انفعال	تفاعل	تفعّل	افعال	مفاعلہ	تفعیل	ثلاثی مجرد
2	6	0	8	0	1	3	42	1	14	~ 105

سُوْرَةُ الرَّعْد کے چند اہم مباحث

قرآنِ کریم کی حقانیت

- یہ کتاب (قرآنِ کریم) اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی کتاب ہے، اس کی باتیں کوئی ہوائی باتیں نہیں ہیں، یہ حقیقت ہیں، جن باتوں کی یہ خبر دے رہی ہے وہ سب پوری ہو کر رہیں گی -ہ بات اسلامی نظریہ حیات کے اساسیات میں سے ہے۔ باقی تمام نظریات و عقائد اسی نکتے پر تعمیر ہوتے ہیں
- قرآن کریم کا بطور اللہ کے احسان کا ذکر - کہ قرآن فکر انسانی کی بناوٹ نہیں ہے اللہ کی جانب سے نازل ہوا ہے۔ اور امر حق ہے۔ اللہ تعَالٰی نے وہ عظیم نعمت، جس کا اس نے اپنے نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے وعدہ فرمایا تھا، اتار دی ہے۔ اب یہ لوگوں کا فرض ہے کہ اس کی صدق دل سے قدر کریں اور اس کی برکتوں سے متمتع ہوں

کائناتی نشانیوں سے توحید و آخرت پر استدلال

- یہ کائنات اور اس میں ایک ایک چیز ایک مدبر کی تدبیر و حکمت سے چل رہی ہے، اس کائنات میں ربوبیت (creation, sustenance, provision, and caretaking) کا ایک وسیع اور لامتناہی نظام موجود ہے جو اس بات کا شاہد ہے کہ یہ پورا کارخانۂ قدرت، الل ٹپ نہیں، کسی اتفاق سے وجود میں نہیں آیا، اور نہ ہی یہ کوئی کھیل تماشا ہے۔
- کائناتی نشانیوں میں سے زمین، سورج، چاند، ستارے، دن رات، پہاڑ، سمندر، زمین، اُبلتے چشمے، برف پوش چوٹیاں، وادیاں، لہلہاتے کھیت، باغات، اشجار و اثمار۔ پھر زندگی اور موت کا ذکر کر کے یہ بات ذہن نشین کرائی گئی ہے کہ یہ سارا نظامِ ہستی نہ صرف اس امر کی شہادت دے رہا ہے کی اس کو پیدا کرنا مخلوق میں کسی کے بس میں نہیں بلکہ یہ اس پر بھی شاہد ہے کہ ایک ہمہ گیر اقتدار اس پر فرمانروا ہے، اور وہ اقتدار خدائے وحدہٗ لاشریک کا ہے، رسول خدا جن حقیقتوں کی خبر دے رہے ہیں وہ فی الواقع سچی حقیقتیں ہیں۔ کائنات میں ہر طرف ان پر گواہی دینے والے آثار موجود ہیں

سُوْرَۃُ الرَّعْد کے چند اہم مباحث

اللہ تعالیٰ کا علم واختیار اور اس کی تدبیر کائنات

- اللہ تعالیٰ کے علم کامل کی صفت کا بیان -

1. اللہ جانتا ہے کہ ہر مادہ کے رحم میں کیا پرورش پا رہا ہے؟
2. کائنات میں ہر شے اپنی پوری مقدار کے ساتھ اللہ کے علم میں ہے؟
3. انسان کسی بات کو ظاہر کرے یا چھپائے اونچی آواز سے کہے یا سرگوشی کے انداز میں اللہ کو اُس کی ہر بات کا علم ہے۔
4. کوئی انسان دن میں سرگرم عمل ہو یا رات کی تاریکی میں کہیں چھپ گیا ہو اللہ اس کے مقام اور حال سے واقف ہے

عذاب کے معاملے میں سنت الٰہی

- سب چیزیں اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں وہ کسی پر جبر نہیں کرتا اور نہ کسی قوم کی حالت کو بگاڑتا ہے یعنی پسندیدہ حالت کو نہیں بگاڑتا یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے یعنی حالت ایمان واطاعت کو اور اللہ تعالی کا جو حکم ہوا اس کے ماننے کی نیت کو جب بدلتے ہیں تو اللہ ان کی حالت بھی برائی کی طرف بدل ڈالتا ہے یعنی اللہ بالجبر کسی کو راہ راست پر نہیں لاتا
- دنیا میں قوموں کا عروج وزوال الل ٹپ طور پر نہیں ہوتا بلکہ خدا کی نگرانی اور فیصلہ کے تحت ہوتا ہے۔ خدا جب کسی قوم کو اپنی نعمت سے نوازتا ہے تو وہ اس نعمت کو اس وقت تک اس کے لیے باقی رکھتا ہے جب تک وہ اپنے اندر اس کی استعداد باقی رکھے۔ استعداد کھو دینے کے بعد وہ قوم لازمی طور پر خدائی نعمت کو بھی کھو دیتی ہے

سُوْرَۃُ الرَّعْد کے چند اہم مباحث

انسان کے بگاڑ کے اسباب

- انسان کے بظاہر بگڑنے کے اسباب میں سے ایک اہم ترین سبب انسان کا پیکر محسوس کا خوگر ہونا ہے (چیزوں کو ہاتھ سے چھو کر معلوم اور محسوس کرنے کی عادی نظر)، وہ بالعموم پردوں کے پیچھے جھانکنے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ پردوں ہی کو اصل قرار دے کر انھیں غیر معمولی حیثیت دے دیتا ہے (جدید الحاد بھی اسی بنیاد پر کہ جو کچھ نظر نہیں آتا، اس کا وجود نہیں)

حاجت روائی و مشکل کشائی کے سارے اختیارات ایک ذات کے ہاتھ میں (ایک تمثیل)

- اس ایک حقیقی حاجت روا اور مشکل کشا کو چھوڑ کر دوسروں کو پکارنا ویسے ہی ہے جیسے ایک پیاسا کنویں کے پانی کی طرف ہاتھ بڑھائے کہ پانی اس کے پاس پہنچ جائے، وہ زندگی بھر بھی اسے پکارتا رہے، پانی کبھی اس کے منہ تک نہیں آئے گا اور نہ اس کی پیاس سیرابی سے آشنا ہوگی۔ ہ لوگ جو اللہ کے علاوہ کسی اور کو پکارتے ہیں ان کی یہ پکار لاحاصل، وہ ایک تیر بے ہدف اور ان کی آواز صدا بہ صحرا - اپنے رازق کو نہ پہچانے تو محتاج ملوک اور پہچانے تو ہیں تیرے گدا دارا و جم

نبی اکرم ﷺ کی دعوتِ حق اور اس کی مخالف کا انجام (ایک تمثیل)

- آپ ﷺ پر اتارا گیا پیغام (قرآن اور دوسرا علم) کی مثال آسمانی بارش کی سی، اس پر ایمان لانے والے سلیم الفطرت لوگ ندی نالوں کے مانند جو اپنے اپنے ظرف کے مطابق باران رحمت سے بھرپور ہو کر رواں دواں ہو جاتے ہیں۔

اس کی مخالف تحریک اس جھاگ اور اس خس و خاشاک کی مانند جو ہمیشہ سیلاب کے اٹھتے ہی سطح پر اپنی اچھل کود دکھانی شروع کر دیتا ہے۔ لیکن اس جھاگ کی کوئی حقیقت اور وقعت نہیں ہوتی۔ اسی طرح خالص دھات، بھٹی اور اسکی جھاگ کی مثال

سُوْرَةُ الرَّعْد کے چند اہم مباحث

نفع بخش چیزوں کا باقی رہنا

- اسلام نے انسانی زندگی کو کارآمد اور کامیاب بنانے کے لیے بقائے نفع کا اصول دیا۔ دنیا میں جو چیز غیر نفع بخش ہوگی وہ جلد ختم ہو جائے گی اور جو چیز نفع بخش ہوگی وہ دیر تک قائم رہے گی۔ اس کے مطابق اگر انسان دوسرے انسان اور دوسری مخلوق کے لیے نفع بخش ہوگا تو وہ باقی رہے گا اور اگر وہ نفع بخش نہ ہوگا تو اپنے وجود کا جواز کھودے گا اور روئے زمین پر بے آبرو ہو جائے گا
- علم نافع (انسان کو نفع پہنچانے والا علم) انسان کی دنیاوی زندگی میں بھی باقی رہتا ہے اور انسان کے مرنے کے بعد بھی
- علم نافع دو طرح کے ہیں۔ ایک وہ علم جو آخرت کے لحاظ سے نفع بخش ہو، نجات کا ذریعہ بنے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا راستہ دکھائے، ہدایت اور سعادت کی منزل آسان کرے۔ یہ علم وحی کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اور انبیا علیہم السلام اس کے حامل ہوتے ہیں
- دوسرا علم نافع وہ ہے جو دنیا میں زندگی گزارنے کے کام آتا ہے اور انسانی زندگی کی تعمیر و ترقی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ علم بالسعی ہے جو انسان کو مشاہدہ، تجربہ اور کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ انسانی تلاش و تحقیق کی پیداوار ہے
- علم ریاضی، علم کیمیا، ارضیات، حیوانیات، طبیعیات، سماجیات، صحت، نفسیات، بحریات، فلکیات، شماریات اور اپلائیڈ سائنس و ٹکنالوجی سب مفید علوم کا حصہ ہیں اور انسانی کوششوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ انسانی تمدن اور کائنات کی ترقی ان علوم سے وابستہ ہے -اس علم نافع کو دنیا میں چھوڑ کر جانے والے اہل ایمان نہ بھی ہوں، ان کا نام اور کام دنیا میں باقی رہتا ہے

سُوْرَۃُ الرَّعْد کے چند اہم مباحث

ایمان لانے والوں (اہل علم و عقل) کی 10 خصوصیات

- 1- عہد کو پورا کرنا, 2-عہد شکنی اور میثاق شکنی سے اجتناب, 3-صلہ رحمی, 4-رب کا تقویٰ, 5- احتساب, 6-صبر, 7- نماز, 8-انفاق, 9-برائی کا جواب بھلائی اور اچھائی سے دیتے ہیں, 10- محض اللہ کی خوشنودی کے طلب گار

منکرین (اہل دوزخ) اور لعنت کے مستحق افراد کی 7 خصوصیات

- 1۔ عہد شکنی، 2۔ قطعہ رحمی، 3۔ زمین میں فساد، 4۔ حسی معجزوں کا مطالبہ کرتے ہیں, 5۔ اللہ کو بُھلا بیٹھے ہیں 6۔ دنیا کی زندگی میں مگن ہیں، 7۔ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتے
- نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی: کہ آپ ان کے نت نئے مطالبات سے دل تنگ نہ ہوں بلکہ ان کو اللہ کی وہ کتاب سنائیں جو آپ پر وحی کی جارہی ہے، بے شک وہ خدائے رحمان کا انکار ہی کرتے رہیں۔ اور ان کے مطالبات کے جواب میں ان کو سنادو کہ اللہ ہی میرا رب ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، میرا اسی پر بھروسہ اور وہی میرا مرجع ہے۔ مجھے جو پیام دے کر اس نے بھیجا ہے وہ میں تمہیں سنا رہا ہوں۔ معجزے دکھانا میرا کام نہیں ہے یہ اس کی حکمت و مشیت پر منحصر ہے، وہ چاہے گا، دکھائے گا، نہیں چاہے گا نہیں دکھائے گا۔
- عذاب میں تاخیر کی حکمت: واضح فرمادی کہ ان کی ضد اور ان کے مطالبہ عذاب کے باوجود ان پر جو عذاب نہیں آرہا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اللہ ان کو اتنی مہلت دے رہا ہے کہ ان پر اس کی حجت پوری ہو جائے، انھیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ابھی تک انھیں مہلت کی صورت میں سنبھلنے کا موقع دے رکھا ہے۔ جب یہ موقع ہاتھ سے جاتا رہا تو پھر ان کی تاریخ بھی سابقہ امتوں کی طرح عبرت کا حوالہ بن جائے گی

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

حقیقی سکون اور اطمینانِ قلب: انسان اپنی بے پناہ مادی اور سائنسی ترقی کے باوجود آج بے چین اور مضطرب ہے اطمینان قلب ہی وہ جنس نایاب ہے جس کی انسان کو آج سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ قرآنِ کریم نے اس سورت میں انتہائی سادہ، دلنشین اور روح پرور انداز میں انسان کو اس متاعِ عزیز کا سراغ بتایا (أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ)

- **قرآن کی حیثیت**: قرآن کو عربی دستور (عربی قول فیصل) بنا کر بھیجا گیا ہے، کہ عربی زبان میں اللہ کا دیا ہوا یہ دستور ایک مکمل دستورِ حیات ہے جو تمام شعبہ ہائے زندگی میں انسان کی راہ نمائی کرتا ہے - اب اس دستور کے آجانے کے بعد اسے چھوڑ کر اگر تم نے کوئی دوسرا دستور اپنایا تو تمہیں اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا (عتاب قریشِ مکہ پر)
- **ایک پیشین گوئی** (جو چند سالوں میں ہی پوری ہو کر رہی)۔

☜ سورت کے نزول کے وقت (مکہ میں نبی اکرم ﷺ کے آخری دور میں) جب مشرکین مکہ نے مکہ کے اندر رسول اللہ اور مسلمانوں کے خلاف دشمنی کی بھٹی پورے زور شور سے دہکا رکھی تھی اور وہ لوگ اس میں اپنے سارے وسائل اس امید پر جھونکے جارہے تھے کہ ایک دن محمدؐ اور آپ کی تحریک کو نیچا دکھا کر رہیں گے

☜ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان مخالفین کو نظر نہیں آتا کہ اسلام کا دائرۂ اثر سرزمین عرب کے گوشے گوشے میں پھیلتا جارہا ہے اور کس طرح ان کا دائرہ اقتدار اور دائرہ رسوخ روز بروز سمٹتا جارہا ہے؟ اور وہ دن دور نہیں جب ان کا مرکز اعصاب اور مرکز قوت یعنی مکہ معظّمہ اسلامی قوت کے سامنے جھک جائے گا (ایک پیشین گوئی جو دس سال کے اندر پوری ہو کر رہی)

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

سورت میں مشرکین کے اعتراضات :

- **حسی معجزے کا مطالبہ** : اس رسولؐ پر کوئی معجزہ کیوں نہ اتارا گیا؟ مشرکین اپنی ہٹ دھرمی سے بار بار یہی مطالبہ کرتے تھے (اس مطالبے کا ذکر اس سورت کی آیت ۷، سورۃ بقرہ آیت ۱۸، سورۃ انعام آیت ۳۷، سورۃ یونس آیت ۲۰ میں بھی)

☜ یہاں اسی اعتراض کا جواب دوسرے اسلوب میں دیا گیا ہے، انہیں بتایا گیا کہ تمہیں راہ راست نہ ملنے کا اصل سبب تمہاری مطلوبہ نشانیوں کا نہ ملنا نہیں، بلکہ تم میں ہدایت کی طلب ہی نہیں

☜ بلا شبہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو حسی معجزات عطا فرمائے تھے نبی کریم ﷺ ایک ایسے دور میں تشریف لائے جبکہ دنیا اپنے ارتقاء کی طرف بڑھ رہی تھی، علم اپنا دامن کھول رہا تھا، متمدن حکومتوں کا دور شروع ہو چکا تھا جن کے لیے تہذیب اور تمدن کے ساتھ ساتھ ایسے دستوری کمالات کی ضرورت تھی جو انسان کے شعوری ارتقاء کی تکمیل میں مدد دیں

☜ آپ ﷺ کو سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم دیا گیا جس نے فرد سے لے کر ریاست تک تمام ضرورتیں پوری کیں اور علم کے ان گوشوں میں رہنمائی کی جہاں اس سے پہلے انسان کی رسائی ممکن نہ تھی۔ اس قرآن جیسی کتاب اور آفاق و انفس کی لا تعداد نشانیوں سے آنکھیں بند کر کے معجزوں اور کرشموں کا مطالبہ اپنی گمراہی پہ چلے جانے کا اصرار ہدایت سے محرومی کا پیش خیمہ

☜ ان کے لیے کوئی ایسا قرآن بھی اتارا جاتا جس سے پہاڑ حرکت میں آجاتے یا زمین شق ہو جاتی تو کیا واقعی تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ لوگ ایمان لے آتے ؟ نہیں، یہ تب بھی ایمان نہ لاتے بلکہ اس وقت بھی یہ اپنے کفر پر ڑے رہنے کے لیے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا ہی لیتے

سُوْرَةُ الرَّعْدِ

سورت میں مشرکین کے اعتراضات:

○ **اہل کتاب کا ایمان نہ لانا:** ایک اعتراض یہ تھا اگر صاحب واقعی وہی تعلیم لے کر آئے ہیں جو پچھلے انبیاء (علیہم السلام) لائے تھے جیسا کہ ان کا دعوی ہے، تو آخر کیا بات ہے کہ یہود و نصاری، جو پچھلے انبیاء (علیہم السلام) کے پیرو ہیں، آگے بڑھ کر ان کا استقبال نہیں کرتے؟

☜ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ تورات وانجیل کے ایسے سچے حاملین موجود ہیں اس کتاب سے خوش ہوتے ہیں جو ہم نے آپ پر نازل کی اور ایمان لاتے ہیں اور ایسے بھی ہیں اس دعوت سے خوش نہیں ہوتے۔ آپ ﷺ کو فرمایا گیا کہ خواہ کوئی خوش ہو یا ناراض، آپ صاف کہہ دیں کہ مجھے تو خدا کی طرف سے یہ تعلیم دی گئی ہے اور میں بہرحال اسی کی پیروی کروں گا۔ میں اللہ واحد ہی کی بندگی کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں مانتا، میری دعوت بھی اسی کی طرف اور میرا مرجع بھی اسی کی طرف

○ **پہلی کتابوں کی موجودگی میں اس کتاب کی کیا ضرورت ہے؟** ایک اعتراض یہ بھی تھا۔ اسکا جواب دیا گیا کہ یہ مطلقاً اللہ کا اختیار ہے وہ جس طرح انسانوں کی قسمتیں بنانے میں آزاد ہے اور انھیں صلاحتیں دینے میں بھی کسی قید کا پابند نہیں۔ اسی طرح وہ انسانوں کو شریعت دیتے ہوئے سراسر اپنی مشیت کے مطابق کام کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ انسانی ارتقاء کے ساتھ ساتھ احکام کو کس طرح سفر کرنا چاہیے۔ چنانچہ اسی کے مطابق وہ اپنی کتابوں میں کبھی نسخ سے کام لیتا ہے اور کبھی ترمیم و تحریف سے حفاظت کا انتظام اٹھا دیتا ہے تاکہ انسانی ارتقا کی طرح، کردار سازی اور تربیت کا عمل بھی اپنی طبعی رفتار سے آگے بڑھے لیکن علم کا اصل سرمایہ جسے ام الکتاب کہا گیا ہے یہ اسی کے ہاتھ میں رہتا ہے

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنا بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْهُ لَنَا اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی وَّرَحْمَةً، اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنَا مِنْهُ مَا نَسِیْنَا وَعَلِّمْنَا مِنْهُ مَا جَھِلْنَا، وَارْزُقْنَا تِلَاوَتَهٗ اٰنَآءَ الَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ، وَاجْعَلْهُ لَنَا حُجَّةً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اٰمِیْن

اے اللہ ہم پر قرآن کریم (کے توسط) سے رحم فرما اور اسے ہمارے لیئے امام اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے اے اللہ اس میں سے جو ہم بھول گئے ہیں وہ ہمیں یاد کرادے اور جو نہیں جانتے وہ ہمیں سکھلادے اور ہمیں توفیق دے کہ دن اور رات کے اوقات میں اسکی تلاوت کریں اور اس (قرآن) کو ہمارے حق میں حجت بنادے ۔

آمین